سورة الكوثر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ ١

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ ٢

اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ؑ ٣

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم نے آپؐ کوثر عطا کر دی - پس اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو- بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ كَلَامٍ أَوْ أَمْرٍ ذِی بَالٍ لَا یُفْتَحُ بِذِكْرِ اللہِ فَهُوَ أَبْتَرُ

رواه الإمام أحمد في " المسند " (14/329)

ہر وہ بات یا کام جو کوئی اہمیت رکھتا ہو، اللہ کی حمد/ذکر کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ابتر ہے " (یعنی اس کی جڑ کٹی ہوئی ہے، اسے کوئی استحکام نصیب نہیں ہے، یا اس کا انجام اچھا نہیں ہے)

سورة الكوثر

- سورة کا نام **الْکَوْثَر** ہے جو اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ اس میں الکوثر (ایک جنتی نہر) اور النحر (قربانی) کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام **الکوثر** بھی ہے اور **النحر** بھی ہے۔
- زمانہ نزول : حسن بصری، عکرمہ، مجاہد اور قتادہ کے نزدیک یہ مدنی ہے
- حضرت ابن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ (رض) نے اس کو مکی قرار دیا
- جمہور مفسرین نے اس مکی قرار دیا ہے۔ یہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی جبکہ نبی ﷺ مخالفتوں کے طوفان سے گزر رہے تھے اور آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کو بدنام کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے

سورة الکوثر

- یہ سورۃ نبی ﷺ کے لیے عظیم بشارت اور آپ ﷺ کے حق میں فضل خاص کا اعلان ہے
- نبی ﷺ کے خلاف ہر طرف سے سازشیں کی جارہی تھیں اور آپ ﷺ کو اذیت دی جارہی تھی اور آپ کی دعوت کا راستہ روکا جارہا ہے اور اس دور میں اللہ اپنے بندے پر جس طرح مہربان اور اہل ایمان کے مٹھی بھر دستے پر جس طرح مہربان تھا اس کی تصویر کشی بھی کی گئی ہے
- اس سورت میں آپ ﷺ کو اطمینان دلایا گیا ہے، اور آپ سے روشن مستقبل کا وعدہ کیا گیا اور آپؐ کے دشمن کے بارے میں تاریک مستقبل کی پیشن گوئی کی گئی ہے کہ ان کی جڑ کٹنے والی ہے۔

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ۝١

إِنَّآ — إِنَّ + نَا - بے شک ہم نے

- عظمت وشان کے اظہار کے لیئے

أَعۡطَيۡنَٰكَ - عطا کیا ہم نے آپ کو

- أَعْطَى يُعْطِي عَطَاءً: دینا، عطا کرنا - to offer, to bestow
- أَعْطَى: بخشیش، کسی کو حق سے زیادہ دینا
- اردو میں : عطا، عطیہ، معطی
- ... وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي... (حدیث)
- میں تو صرف تقسیم کرنیوالا ہوں دینے والا تو اللہ ہے

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ ①

الۡکَوۡثَرَ - کوثر (بے انتہا خیر) حوضِ کوثر، نہرِ کوثر، خیرِ کثیر

- کثرۃ : زیادتی (Abundance) تعداد اور مقدار کے لیئے بھی اور مادی اور معنوی معنوں کے لیئے بھی
- کوثر : کثرت سے بنا ہے اس سے مراد مطلق (Absolute) اور غیر محدود (indefinite) کثرت (Abundance) ہے - فی ظلال القران
- کوثر میں بہت زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے

کسی چیز کا اتنا کثیر ہونا کہ اس کا اندازہ نہ لگایا جاسکے۔

- کوثر : بہت سخی آدمی - خیرِ کثیر
- اردو میں : کثیر، کوثر (خیرِ کثیر)، حوضِ کوثر، کثرت، اکثر

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ۝١

- کوثر (خیر کثیر)
- کی وضاحت سے متعلق تفاسیر میں لگ بھگ پچیس تیس اقوال
- اس لفظ کے معنوں میں اتنی وسعت کہ خیرِ کثیر کا اطلاق اس سب اقوال پر ممکن ۔ اس کے فیوض کی انتہا نہیں ہے۔ اس کے علوم و معارف کے لئے حدود و قیود نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے اسے کوثر کہہ کر مجمل چھوڑ دیا اور ہر "خیر" اس کے دائرہ میں آجاتا ہے۔
- پھر اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو وہ سب کچھ عطا کر دیا اور کثرت کے ساتھ عطا کر دیا جس کی انسانیت کو ضرورت ہے اور جو نوع انسانی کے لیے طرۂ امتیاز بن سکتا ہے۔

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ١

- کوثر کا لفظ مبالغے کا صیغہ ۔ جس کے لغوی معنی بے انتہا کثرت کے ہیں
- لیکن اس کا صحیح صحیح مفہوم شاید دنیا کی کسی زبان میں بھی ایک لفظ سے ادا نہیں کیا جا سکتا۔
- بے انتہا کثرت کے معنی میں مگر جس موقع پر اس لفظ کو استعمال کیا گیا ہے اس میں محض کثرت کا نہیں بلکہ خیر اور بھلائی اور نعمتوں کی کثرت، اور ایسی کثرت کا مفہوم نکلتا ہے جو افراط اور فراوانی کی حد کو پہنچی ہوئی ہو، اور اس سے مراد کسی ایک خیر یا بھلائی یا نعمت کی نہیں بلکہ بیشمار بھلائیوں اور نعمتوں کی کثرت ہے

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١

- بھلائیوں کی کثرت و وسعت کا اندازہ۔ اس وقت اور بعد والے حالات سے
- آپ ﷺ کے دشمن یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ (خدانخواستہ) بالکل ناکام ہو گئے ہیں
- قوم سے کٹ کر بے یار و مددگار رہ گئے، تجارت برباد ہو گئی، اولاد نرینہ تھی جس سے آگے ان کا نام چل سکتا تھا وہ بھی وفات پا گئی، آپ ﷺ کی بات چند گنے چنے آدمی چھوڑ کر مکہ پورے عرب میں کوئی اس کو سننا تک گوارا نہیں کرتا اور جب وفات پا جائیں تو دنیا میں کوئی ان کا نام لیوا بھی نہ ہو
- ان بظاہر حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا گیا کہ ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا۔ یعنی ان ظاہر کی آنکھ سے دیکھنے والوں کو حقیقت کا شعور نہیں

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ ﴿۱﴾

- حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے آپؐ کو بے انتہا خیر اور نعمتوں سے نواز دیا ہے
- خلق میں افضیلت، حسنِ ظاہری اور حسن باطنِ، عالی نسب اور عالی اخلاق کی بے نظیر خوبیاں، نبوت، قرآن، علم و حکمت کی عظیم نعمتیں، رفعتِ ذکر، دینِ حق کی علمبردار امتِ وسط، شفاعت، مقامِ محمود، کثرتِ امت، اعدائے دین پر غلبہ، ایک سیدھا سادہ عام فہم، عقل و فطرت کے مطابق اور جامع و ہمہ گیر اصول کا حامل نظامِ زندگی عطا کیا جس کو آپ ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں اس میں معاشرے میں غالب حیثیت سے دیکھ لیا
- دشمن آپؐ کے بارے میں کچھ کہہ رہے ہیں وہ قطعی غلط ہے

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ١

- اس کوثر کے مصداق : دو مزید عظیم نعمتیں بھی ہیں جو آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو دینے والا ہے
- ان میں ایک حوض کوثر جو قیامت کے روز میدان حشر میں آپ ﷺ کو ملیگا
- دوسرے نہر کوثر جو جنت میں آپؐ کو عطا فرمائی جائے گی
- ان دونوں کے متعلق اس کثرت سے احادیث آپ ﷺ سے منقول ہوئی ہیں اور اتنے کثیر راویوں نے ان کو روایت کیا ہے کہ ان کی صحت میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔
- حوضِ کوثر اور نہر کوثر کے احوال احادیث مبارکہ میں ....

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ ﴿۱﴾

- آپ ﷺ کو خیر کثیر عطا کیا جانے کے اس اعلان کے معنی یہ بھی تھے
آپؐ کو جس مقصد کے لیئے بھیجا گیا تھا وہ اب پورا ہوا چاہتا ہے اور قریش کو معزول کیا جا رہا ہے
- حرم کی بدولت سرزمین عرب میں جو اقتدار انھیں حاصل رہا ہے، وہ ان سے چھین لیا جائے گا اور خدا کے اس گھر کی تولیت ان سے لے کر نبی ﷺ اور آپ کے ماننے والوں کو سونپ دی جائے گی
- اس لحاظ سے یہ ایک عظیم بشارت تھی جو آپ ﷺ کو دی گئی، جبکہ دور دور تک اس کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے کہ یہ کبھی واقعہ بن سکے گی۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انۡحَرۡ ؕ ﴿۲﴾

فَصَلِّ - پس نماز پڑھیئے   صَلَّى يُصَلِّي صَلَاةً: نماز پڑھنا، دعا دینا

- صلوٰۃ: دعا، تسبیح، استغفار، رحمت، درود، عبادت (اصطلاحی مطلب نماز)
- عبرانی زبان کا لفظ (یہودیوں کی عبادت گاہ کے لیئے یہی لفظ آیا ہے)
- وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَ صَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ
- اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے، (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں اللہ کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں
- اردو میں: مُصَلّی (نمازی)، مُصَلّٰی (نماز پڑھنے کی جگہ)

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انۡحَرۡ ؕ ﴿۲﴾

- اس آیت مبارکہ میں ان انعامات اور احسانات کا شکرادا کرنے کی تلقین
- آپ کو چونکہ کوثر کی شکل میں وہ سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی گئی ہے جو نوع انسانی میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔اس لیے اس کا شکر بھی سب سے بڑی عبادت سے ہونا چاہیے اور وہ نماز ہے
- اور وَانۡحَرۡ سے تکمیلِ شکر کے لیے جسمانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔
- اللہ نے اپنے گھر (بیت اللہ) کی تولیت کو نماز اور انفاق (جس کی ایک شکل اللہ کے لیئے قربانی بھی ہے) کے ساتھ وابستہ کیا تھا لیکن قریش نے ان دونوں کی شکل بگاڑ کے رکھ دی تھی

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۲

- اس آیت مبارکہ میں ان انعامات اور احسانات کا شکرادا کرنے کی تلقین
- آپ کو چونکہ کوثر کی شکل میں وہ سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی گئی ہے جو نوع انسانی میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔اس لیے اِس کا شکر بھی سب سے بڑی عبادت سے ہونا چاہیے اور وہ نماز ہے اور وَانۡحَرۡ سے تکمیلِ شکر کے لیے جسمانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔
- اللہ نے اپنے گھر کی تولیت کو نماز اور انفاق (جس کی ایک شکل اللہ کے لیئے قربانی بھی ہے) کے ساتھ وابستہ کیا تھا لیکن قریش نے ان دونوں کی شکل بگاڑ کے رکھ دی تھی
- بیت اللہ جس طرح نماز کا مرکز ہے اسی طرح قربانی کا بھی مرکز ہے

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۝۲

- نماز اور قربانی کا حکم - ان حالات میں
- یہ حکم اس ماحول میں - جب مشرکین قریش اور تمام عرب اور دیگر دنیا کے مشرکین اپنے خود ساختہ معبودوں کی عبادت کرتے تھے اور انہی کے آستانوں پر قربانیاں چڑھاتے تھے
- اس حکم کا منشا - مشرکین کے برعکس آپؐ اپنے اسی رویے پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں کہ تمہاری نماز اللہ ہی کے لیے ہو اور قربانی بھی اسی کیلیئے
- قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ " اے نبی کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، سی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں "۔ (الانعام۔162۔163)

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢

لِرَبِّكَ - اپنے ربّ کے لیئے

وَانْحَرْ - اور قربانی دیجیئے

- نَحَرَ يَنْحَرُ ، نَحْرًا گلا کاٹنا، ذبح کرنا - To slaughter
- نحر : سینے کا اوپر کا حصہ (سینے کے اوپر کے حصے پہ چوٹ لگانا/ ذبح کرنا)
- یہ ذبح کرنا خواہ برچھے سے ہو، چھری سے، جانور کو کھڑا کرکے یا لٹا کر
- يَومُ النَحر : قربانی کا دن

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝٣

إِنَّ - بے شک

شَانِئَكَ (شَانِئَ + كَ) - آپ کا دشمن

○ شَنَأَ يَشْنَأُ بغض رکھنا، نفرت کرنا

○ شَانِي : دشمن (وہ شخص جو بدخواہ بھی ہو اور کینہ پرور بھی)

یہ دشمنی کا تیسرا درجہ

○ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا 5/8

○ اور کسی قوم کی سخت دشمنی (بھی) تمہیں اس بات پر برانگیختہ نہ کرے کہ تم (اس سے) عدل نہ کرو۔ عدل کیا کرو

دشمنی کے لیئے قران میں الفاظ - دشمنی کے درجے

1. **عدو** - ایسا دشمن جو بدخواہ ہو - برا ہو، نقصان کی بات سوچنے والا اور تکلیف پر خوش ہونے والا - اسکی ضد **صدیق** ہے

- یہ دشمنی کا پہلا درجہ ہے

2. **بغضا (بغض)** : کسی چیز یا شخص سے متنفّر ہونا - کسی کو حقیر اور ذلیل کرنے کا ارادہ کرنا - اسکی ضد **حُبّ** ہے

- یہ دشمنی کا دوسرا درجہ ہے

3. **شَنَأَ** بغض رکھنے اور نفرت کرنیوالا دشمن جو بدخواہ بھی اور کینہ پرور بھی

- یہ دشمنی کا تیسرا درجہ ہے

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝٣

هُوَ الْأَبْتَرُ - وہی بے نام و نشان

مادہ: ب ت ر

- بَتَرَ يَبْتُرُ ، بَتْرًا
- کاٹنا۔ اللہ کا کسی کو بے اولاد کرنا ۔ کسی کی نسل کو کاٹنا
- اَبْتَر: بے اولاد۔ نسل کٹا۔ جس کی موت کے بعد اس کا خلف یعنی نام لیوا کوئی نہ ہو، نہ اولاد ہو اور نہ رشتہ دار یا احباب میں کوئی نام لیوا
- دم کٹا، ناقص، بے فیض، بے نسل، ذلیل و خوار

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

- **شَانِئَکَ (آپؐ کا دشمن) سے مراد**
- ہر وہ شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی دشمنی اور عداوت میں ایسا اندھا ہو گیا ہو کہ آپؐ کو عیب لگاتا ہو، آپؐ کے خلاف بد گوئی کرتا ہو، آپؐ کی توہین کرتا ہو، اور آپؐ پر طرح طرح کی باتیں چھانٹ کر اپنے دل کا بخار نکالتا ہو
- **ابتر** بے اولاد، بے نسل، جسکی ذات پر ہی اس کی نسل کا خاتمہ ہو جائے
- قریش مکہ اس بات سے محظوظ ہوتے تھے کہ چونکہ آپؐ کی نرینہ اولاد زندہ نہیں رہی، اس لیے آپؐ کی وفات کے ساتھ ہی آپ کا نام مٹ جائے گا، کوئی آپ کا نام لیوا نہیں ہو گا۔ اور اس بات کا اظہار بھی کرنے سے نہ چوکتے
- یہاں آپ ﷺ کو تسلی بھی اور آپؐ کی دعوت کے متعلق پیشن گوئی بھی

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

- **قریش کے استہزاء اور طعنوں کا جواب اللہ نے خود دیا:**
- اے نبی ﷺ، ابتر تم نہیں ہو بلکہ تمہارے یہ دشمن ابتر ہیں۔ انہیں اندازہ ہی نہیں کہ چند سال میں ان کی جڑ کٹ جائے گی۔
- یہ محض کوئی " جوابی حملہ " نہ تھا، بلکہ در حقیقت قرآن کی بڑی اہم پیشینگوئیوں میں سے ایک پیشینگوئی تھی جو حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔
- جب یہ پیشینگوئی کی گئی۔ اس وقت کوئی تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ قریش کے یہ بڑے بڑے سردار کیسے ابتر ہو جائیں گے جو مشہور تھے، کامیاب تھے، مال و دولت اور اولاد کی نعمتیں رکھتے تھے، سارے ملک میں جگہ جگہ ان کے اعوان وانصار موجود تھے، تجارت کے اجارہ دار اور حج کے منتظم تھے اور تمام قبائل عرب سے ان کے وسیع تعلقات تھے۔ لیکن چند سال نہ گزرے تھے کہ حالات بالکل پلٹ گئے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝۳

- آپؐ کے دشمن ایسے بے نام و نشان ہوئے کہ ان کی اولاد اگر دنیا میں باقی رہی بھی تو ان میں سے آج کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ ابو جہل یا ابو لہب یا عاص بن وائل یا عقبہ بن ابی معیط جیسے اعدائے اسلام کی اولاد میں سے ہے
- اس کے بر عکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر آج دنیا بھر میں درود بھیجا جارہا ہے۔ کروڑوں مسلمانوں کو آپ سے نسبت پر فخر ہے۔ لاکھوں انسان آپ ہی سے نہیں بلکہ آپ کے خاندان اور آپ کے ساتھیوں کے خاندانوں تک سے انتساب کو باعث شرف سمجھتے ہیں
- کوئی سید ہے، کوئی علوی ہے، کوئی عباسی ہے، کوئی ہاشمی ہے، کوئی صدیقی ہے، کوئی فاروقی ہے، کوئی عثمانی ہے، کوئی زبیری ہے، اور کوئی انصاری۔ مگر نام کو بھی کوئی ابو جہلی یا ابولہبی نہیں پایا جاتا۔ تاریخ نے ثابت کر دیا کہ ابتر حضور نہیں بلکہ آپؐ کے دشمن ہی تھے، اور ہیں

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ ②
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۧ ③

اے نبی ﷺ ہم نے آپؐ کوثر عطا کر دی - پس اپنے رب
ہی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو- بے شک آپ کا دشمن
ہی بے نام و نشان ہے

To thee have We granted the Fount (of Abundance)
So pray unto thy Lord, and sacrifice.) Surely your
enemy is the one who shall be without posterity

محمد اقبال